سوال

(93) حاضر ناضر کے کیا معنی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاضر ناضر کے کیا معنی ہیں۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ اور اولیاء کرام حاضر وناظر ہیں۔ اور کیا استحضار خیالی سے ندا آ سکتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاضر وناضر کے معنی ہیں سامنے موجود پس انبیاء اولیاء کو حاضر وناظر جاننا شرک ہے۔ کیونکہ خدا کی کسی صفت خاصہ سے کسی دوسرے کو (اہلحدیث 25 ذی الحجہ 1351ھ) [1]

ناظر کون ہے؟ (اللہ جل شانہ)

اخبار ''الفقیہ'' فقہ کے نام سے موسوم ہے۔ مگر اشاعت اس فقہ کی کرتا ہے۔ جو اسلام سے پہلے بھی عرب میں مروج تھی۔ اور لطف یہ ہے کہ بڑی ہوشیاری سے لکھتا ہے۔ مدرسہ دیوبند و وغیرہ مدارس وہابیہ سے جو طالب علم فارغ ہو کر نکلتے ہیں۔ دو

ہ 21 مئی 428)

ہمارے خیال میں اس واقعے کو بیان کرنے میں ''الفقیہ'' تھوڑی سی غلطی ہوئی ہے۔ وہ شرک لے لو بدعت لے لو نہیں کہتا بلکہ ''شرک لو اور بدعت سے بچو'' کہتا ہے۔ جس کو ہماری بات ماننے میں تامل ہو۔ وہ طلبہ وہابیہ سے تحقیق اور تصدیق کر سکتا ہے۔ یہ تو اس مضمون نگار کی تمہیدی غلطی ہے۔ جسے وہ

''الفقیہ'' کا نامہ نگار آپ ﷺ کو حاضر وناظر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اس کے سر دفتر دلیل یہ آیت ہے۔ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

ے معنی کرتا ہے کہ رسول تم پر حاضر وناظر ہو۔ پھر ان چند تفسیروں کے حوالے نقل کرتا ہے۔ جن کو اس مضمون سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ مگر ہم اس بے تعلقی کا ذکر پھر کبھی کریں گے۔ سر دست جوابات ہم کو کھٹکتی ہے۔ اسے پیش کرتے ہیں۔ آیت کریمہ کے سارے الفاظ یوں ہیں۔ ۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

نے تم کو اعتدال والی امت (موصوفہ باوصاف حمیدہ) بنایا تاکہ تم مسلمان لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ اور رسول تم پر گواہ ہو جائے'' ''الفقیہ'' کے مضمون مذکورہ پر ہم نے بہت ہی غور کیا۔ اس کا فاضل نامہ نگار (بحوالہ تفاسیر) کیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ مقدم ہے۔ افسوس ہے کہ اس نے لفظ کو چھوا تک نہیں۔ شاید ا

ی تفسیر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ ﷺ ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ تو (معطوف علیہ) بھی یہی ہونا چاہیے۔ کہ کل مسلمان ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ وھذا خلف)

یہ کے قابل نامہ نگارو!

الی جانتے ہو کیا ہوتا ہے۔ اور اس کا ضرر مدعی کو ہوتا ہے۔ یا سائل کو؟ ناضرین کرام! آیت کے دونوں جملے آپ کے سامنے ہیں۔ لتكونوا اور يكون۔ دونوں کا مصدر بھی ایک ہے۔ اور دونوں کی خبریں بھی ایک ہیں۔ اس لئے ہمارے ہمارا سوال ہے۔ اگر شہید کے معنی حاضر وناضر کے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ

لگا رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

1۔ اس مسئلہ کی پوری بحث کے لئے مولانا عبد الروٴف صاحب رحمانی جھنڈے نگری کی کتاب ''حاضر وناظر'' ملاحظہ کیجئے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 299

محدث فتویٰ